موجب ہوتا ہے۔ حالانکہ فوج کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ سارے ملک کے باشندے اس کی پشت پر ہوں اور جنگ کے موقع پر ملک کا ہر فرد اس کی مدد کرنے کے لیے تیار ہو۔ دنیا میں زمانۂ حال کے فوجی انقلابات نے ملکی نظام میں فوج کی شمولیت کو مفید ثابت نہیں کیا ہے، بلکہ در حقیقت تجربے نے اس کے برے نتائج ظاہر کر دیے ہیں۔ (مولانا مودودیؒ، رسائل و مسائل، ج ۴، ص ۲۵۴-۲۵۶)

کتب کے غیر قانونی ایڈیشن کی اشاعت

س: ایک معروف عالمی اشاعتی ادارے کی کتب کی قیمتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ ان کی نصابی و دیگر کتب کی مانگ بھی بہت ہے۔ چنانچہ کچھ ناشر مقامی طور پر شائع شدہ ۲ نمبر ایڈیشن مارکیٹ میں لاتے ہیں جو مقابلتاً سستا ہوتا ہے جس سے عام آدمی کو فائدہ بھی پہنچتا ہے۔ کیا ایک دکان دار کے لیے ایسی کتب فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: جو قوانین شریعت کے خلاف نہ ہوں ان کی پابندی کرنا بھی ضروری ہے۔ قانون کی پابندی معاہدے کی پابندی ہے۔ اس لیے کہ ایک مہذب معاشرے میں حکومت اور عوام کے ہر فرد نے در حقیقت حکومت اور حکومت کا فرد ہونے کی حیثیت سے اس بات کا عہد کیا ہوتا ہے کہ وہ قانون کی پابندی کرے گا۔ کتب کی طباعت و اشاعت کا بھی ایک قانون ہے اور حکومت اور حکومت کے شہری اس قانون پر عمل اور اس کی پاسداری کے پابند ہیں۔ بین الاقوامی قوانین جو قرآن و سنت سے متصادم نہ ہوں، ان کی پابندی بھی ضروری ہے۔

اس لیے کسی ادارے کی نصابی و غیر نصابی کتب کا بلا اجازت طبع کرنا اور فروخت کرنا خلافِ قانون ہونے کی وجہ سے اخلاق اور شریعت کی ہدایات کی خلاف ورزی ہے۔ جو لوگ ۲ نمبر کتب شائع کر کے کمائی کرتے ہیں وہ غیر قانونی کام کے ساتھ غیر اخلاقی کام بھی کرتے ہیں۔ کسی بھی اشاعتی ادارے کی کتب کی اشاعت اسی وقت کی جاسکتی ہے، جب کہ قانون اس کی اجازت دیتا ہو۔ خلافِ قانون کام کرنے والے ظاہر ہے کہ خفیہ طور پر ایسا کرتے ہیں اور وہ خود

بھی جانتے ہیں کہ اگر ان کے بارے میں علم ہو گیا تو ان کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کی نشانی یہ بھی بیان کی ہے کہ گناہ وہ ہے جس سے تیرے دل میں خلش پیدا ہو اور تو اسے لوگوں کے سامنے کرنے کو ناپسند کرے۔ اسی لیے اس ادارے کی کتب شائع کرنے والے اداروں کو چاہیے کہ وہ باقاعدہ بات چیت کر کے معاملہ طے کریں اور اس کے بعد اس کی اشاعت کریں۔ (مولانا عبدالمالک)

قسطوں پر گاڑی خریدنا

س: آج کل بنک لیز پر (قسطوں میں) گاڑیاں دیتے ہیں۔ ماہانہ ۶ ہزار روپے قسط ادا کرنا ہوتی ہے' اور تین سال کی مدت میں پوری ادایگی کرنا ہوتی ہے۔ بنک اس مد میں' مروجہ قیمت سے ۵۰ ہزار روپے زاید رقم وصول کرتا ہے۔ اس میں سہولت یہ ہے کہ یک مشت رقم کی ادایگی نہیں کرنا پڑتی' نیز دیگر کاروباروں میں بھی نقد اور ادھار قیمت کا فرق رائج ہے۔ کیا بنک کی اس نوعیت کی اسکیم جائز ہے؟

ج: قسطوں پر گاڑیوں کی قیمت طے شدہ ہو اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قسطیں بروقت ادا نہ کی جاسکیں تو قیمت میں مزید اضافہ نہ ہو' تو ایسی صورت میں گاڑیوں کی خرید وفروخت غیرسودی ہوگی اور غیرسودی ہونے کی وجہ سے ان کی خریداری جائز ہوگی۔ البتہ ایسی شکل میں بہت زیادہ منافع لینا اور بہت زیادہ مہنگی کر کے فروخت کرنا اخلاق حسنہ کے خلاف ہوگا۔ اس صورت میں گاڑی مہنگی فروخت کرنا غیرسودی تو ہے لیکن اتنی زیادہ مہنگی فروخت کرنا کہ سودی منافع کا بدل مہنگا کر کے حاصل کرلیا جائے' اگرچہ حرام تو نہیں ہوگا لیکن اس کی حوصلہ افزائی بھی نہیں کی جائے گی۔ اس لیے کمپنیوں کو مالیت پر چیزیں بہت زیادہ مہنگی کر کے فروخت نہیں کرنی چاہییں' نیز اگر بروقت قسطیں ادا نہ کرنے کی وجہ سے قیمت بڑھا دی جائے یا جرمانے کے نام سے رقم لی جائے تو یہ بھی ناروا ہوگا اور سود شمار ہوگا۔ (ع - م)